Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | سوموار ۱۸ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ ۱۵ امان ۱۳۶۱ ہش ۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۶۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ امان/مارچ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے معجزانہ کامیابیاں عطا کرتا چلا جائے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت دو دن سے شدید سر درد بلڈ پریشر اور طبیعت کی خرابی کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

درخواستِ دعا

محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

" محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بنت سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ بخار بھی نارمل ہے"۔ احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

- مکرم صلاح الدین صاحب ۱۸۷۔ اے رحیم پارک ملتان روڈ لاہور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ محترم چوہدری نصیر احمد صاحب آف الائیڈ سائنٹفک سٹور لاہور کی حالت میں قدرے بہتری ہوئی ہے مگر ابھی ذہن پر بیماری کا اثر باقی ہے موصوف کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔
- محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب (صدر مجلس کارپرداز) کئی دنوں سے چھاتی کی انفیکشن اور بخاری کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔

(باقی صفحہ پر)

ارشاداتِ سیدنا حضرت اقدس

انسان کی ساری خوشیوں کی انتہا یہ ہے کہ وہ سارا خدا کا ہو جائے

جب انسان خدا تعالیٰ سے دور ہٹتا ہے تو اس کے قلب پر تاریکی مسلط ہو جاتی ہے

"انسان خدا ہی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کی ساری خوشیوں کی انتہا، ساری راحتوں کی غایت اسی میں ہو سکتی ہے کہ وہ سارے کا سارا خدا ہی کا ہو جاوے اور جو تعلق الوہیت اور عبودیت میں ہونا چاہیئے یا یوں کہو کہ ہے جب تک انسان (اس تعلق کو) مستحکم نہیں کرتا اور اسے حیز فعل میں نہیں لاتا وہ سچی خوشحالی کو پا نہیں سکتا۔ انبیاء علیہم السلام کے آنے کی یہی غرض ہوتی ہے اور وہ اس اہم مقصد کو لیکر آتے ہیں کہ وہ انسان کو یہ گمشدہ متاع واپس دینا چاہتے ہیں جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان رشتہ کی ہوتی ہے۔ مگر جب انسان خدا سے دور ہٹ جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اس محبت کی زنجیر سے الگ کر لیتا ہے جو خدا اور بندہ کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اور یہ فعل انسان کا ہوتا ہے تو وہ (خدا) بھی اس سے دور ہٹتا ہے۔ اور اسی بُعد کے لحاظ سے انسانی قلب پر تاریکی کا ظہور ہوتا ہے اور جس طرح آفتاب کی طرف سے دروازہ بند کرنے پر ظلمت اور تاریکی سے کمرہ بھر جاتا ہے اسی طرح پر خدا سے منہ پھیرنے سے اندرونۂ انسانی ظلمت سے بھرنے لگتا ہے۔ اور جوں جوں وہ دور ہوتا جاتا ہے ظلمت بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی ظلمت ہے جو جہنم کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس سے ایک عذاب پیدا ہوتا ہے۔ اب اس عذاب سے اگر بچنے کے لیے وہ یہ سعی کرتا ہے کہ ان اسباب کو جو خدا تعالیٰ سے بُعد اور دوری کا موجب ہوئے ہیں چھوڑ دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رجوع کرتا ہے اور جیسے کھڑکیوں کے کھول دینے سے گئی ہوئی روشنی واپس آکر تاریکی کو دور کر دیتی ہے اسی طرح پر سعادت کا نور جو جاتا رہا تھا وہ اس انسان کو جو رجوع کرتا ہے پھر دیا جاتا ہے اور وہ اس سے پورا مستفید ہونے لگتا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳-۲۴)

جماعت احمدیہ کی ترسٹھویں مجلسِ مشاورت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ (امان) ۱۹۸۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار۔ ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

: سیکرٹری مجلس مشاورت

یومِ حضرتِ اقدس

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتیں ۲۳ مارچ کو یوم حضرتِ اقدس کے سلسلہ میں اپنے اپنے ہاں اس دن کے شایان شان جلسے منعقد کرائیں اور اس کی رپورٹ نظارتِ ہذا کو بھجوائیں!

(ناظر اصلاح وارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۱۵ امان ۱۳۶۱ ہش

گناہوں کی کثرت کا اصل سبب اور اس کا علاج

ہم قبل ازیں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ کسی معاشرہ میں گناہوں کی کثرت اور جرائم کی بھرمار اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ بالعموم لوگوں نے موت کو فراموش کر رکھا ہے اور آخرت کی جواب دہی پر ان کا یقین متزلزل ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر لوگوں کو اس امر کا شدت سے احساس ہو کہ ان میں سے ہر ایک نے مرنا ہے اور یہ کہ مرنے کے بعد اگلے جہان میں انہیں اپنے ایک ایک فعل کا جواب دینا ہو گا تو وہ احکام الٰہی کی نافرمانی کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے۔ وسیع پیمانہ پر گناہوں کا ارتکاب ہوتا ہی اس وقت ہے جب بالعموم لوگ موت اور آخرت کی جواب دہی کو فراموش کر دیتے ہیں۔

نافرمان قوموں کے جو حالات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مامورین الٰہی ایسے وقت میں ہی مبعوث ہوئے جب عام طور پر لوگ نہ صرف یہ کہ ہر نوع کے معاصی میں پھنسے ہوئے تھے بلکہ اکثر و بیشتر کھلے بندوں گناہوں کا ارتکاب کرنے میں ایک گونہ فخر محسوس کرتے تھے اور یہ بات انہیں کسی طور گوارا نہ تھی کہ ان کے عیش و عشرت اور طرز معاشرت میں ذرا بھی فرق آئے۔ اب رہے وہ لوگ جو گناہوں کو بُرا جاننے کے باوجود گناہوں کے چنگل میں گرفتار تھے، وہ بھی انہیں ترک کرنے اور سلامت روی اختیار کرنے کے لئے تیار نہ تھے اور سمجھتے تھے کہ اب زندگی کچھ اس طرح پر ڈھل چکی ہے اور معاشرت کچھ ایسا رخ اختیار کر چکی ہے کہ ان ناپسندیدہ افعال کے ارتکاب کے سوا چارہ نہیں ہے، جب تک ان افعال کا ارتکاب نہ کیا جائے گزارہ ہو ہی نہیں سکتا۔

مامورین الٰہی چونکہ کھلے بندوں گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے روکتے تھے اس لئے لوگ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ ایسے نافرمان لوگ چاہتے یہ تھے کہ ان کے عیش و آرام میں خلل پڑے بغیر معاشرتی برائیوں کے بدنتائج اور بُرے انجام سے وہ محفوظ ہو جائیں۔ ایسا ہونا ممکن نہ تھا کیونکہ وہ ان برائیوں کے بدنتائج اور بُرے انجام سے انہیں ترک کئے بغیر بچ نہیں سکتے تھے۔ بہر حال مامورین الٰہی کی آواز پر کان دھرنے سے انہیں اپنے ناروا افعال سے دستکش ہونا پڑتا تھا یعنی ضبط نفس سے کام لے کر مخالفت نفس پر آمادہ ہونا اور اس راہ میں دکھ تکلیف اور مشقت کو گلے لگانا پڑتا تھا اس لئے وہ مامورین الٰہی کے دشمن بنکر ان کے خلاف صف آراء ہو جاتے تھے۔

اُدھر مامورین الٰہی لوگوں کی مخالفتوں اور ایذا رسانیوں سے بے نیاز ہو کر ان کی اصلاح کے لئے یہی طریق اختیار کرتے تھے کہ ان میں سے جو معدودے چند لوگ ان پر ایمان لے آتے تھے وہ اپنی خداداد قوت قدسیہ سے کام لے کر ان میں یہ احساس بیدار کر دکھاتے تھے کہ ایک نہ ایک دن ان میں سے ہر ایک نے مرنا ہے اور اگلے جہان میں اپنی ایک ایک حرکت و سکون کا جوابدہ ہونا ہے، اس جوابدہی کے نتیجہ میں انہیں اپنے افعال بد کی دردناک سزا بھگتنا ہوگی، برخلاف اس کے اگر وہ نیک اعمال بجا لائیں گے اور سابقہ گناہوں کی تلافی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے تو پھر وہاں کی دائمی خوشی خوشحالی ان کے حصہ میں آئے گی۔

یہی وہ طریق ہے جو اذن الٰہی کے ماتحت اس آخری زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اختیار فرمایا اور اس طرح اپنے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا۔ ذیل میں ہم آپ کے اختیار کردہ اس طریق کی ایک جھلک پیش کرتے ہیں۔ جہاں تک ہمیشہ موت کو یاد رکھنے اور اس کے انقلاب انگیز اثر کا تعلق ہے آپ نے اپنے احباب کو بار بار اس کی طرف توجہ دلا کر انہیں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی نہایت پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی۔ مثال کے طور پر ایک موقعہ پر فرمایا:۔

(۱) "بیعت اسی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اُسی وقت حصہ دار ہو گا جب وہ اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اُس (یعنی مامور من اللہ) کے ساتھ ہو جاوے ..... محبت اور اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس (یعنی مامور من اللہ) کے ہمرنگ بنے، طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔ یہ دھوکا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھک جانا چاہیئے اور صبح سے لے کر شام تک (اپنے اعمال کا) حساب کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵)

(۲) "یاد رکھو قبریں آواز دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہو گی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی (یعنی اپنی زندگی میں تبدیلی کر کے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا)" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۳)

اسی طرح سیدنا حضرت اقدس نے آخرت کے متعلق وساوس پیدا ہونے کے خطرناک نتائج نیز آخرت کی جواب دہی کے خوف سے لرزاں و ترساں رہنے کی انقلاب انگیز تاثیر کو ذہن نشین کراتے ہوئے فرمایا:۔

"شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے خسر الدنیا والآخرۃ کر دیتا ہے آخرت کے متعلق ہے کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ ردّ ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اسی لئے آخرت کا ڈر انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۲، صفحہ ۵۳)

اسی طرح آپ نے فروری ۱۸۹۸ء میں ایک موقعہ پر لوگوں کی آخرت فراموشی اور قساوت قلبی کا ذکر کرنے کے بعد آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار کرنے اور ہمیشہ رو بخدا رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

"عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے اور دور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے۔

انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار، بدمعاش کو تو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں ع

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو اُن قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے۔ ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اس کو ملامت کر کے خشوع و خضوع کا سبق دے۔ رونا اگر نہیں آتا تو رونی صورت بناوے۔ پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئیں گے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۰)

پھر آپ نے ایسی پُر اثر نصائح کے ذریعہ تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی پُر سوز دعاؤں خداداد قوت قدسیہ کے ذریعہ اپنے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا اور وہ جو پہلے روبہ دنیا تھے انہیں ہمہ تن اور ہمہ وقت رو بخدا بنانے کا محیر العقول کارنامہ سرانجام دیا۔ آپ کے متبعین کی زندگیوں میں ایسے محیر العقول انقلاب کو مشاہدہ کر کے دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی اور انصاف پسند لوگوں نے گواہی دی کہ واقعی آپ میں مردہ روحوں کو زندگی سے ہمکنار کرنے کی صلاحیت بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب نے آپ کی وفات پر اپنے رسالہ "تہذیب النسواں" میں لکھا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور راہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔" (رسالہ تہذیب النسواں لاہور بابت ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر سید احمد خاں نے کہا

صوفی ترقی کرتا ہے تو نور الدین ہو جاتا ہے

اخبار زمیندار نے اعتراف کیا

سو برس میں نور الدین جیسا ایک شخص پیدا ہوتا ہے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل سیدنا حضرت مولانا نور الدین نور اللہ مرقدہٗ کے بارے میں آراء

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر۔ وقف جدید ربوہ

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء تاریخ احمدیت کا وہ اہم دن ہے جب سیدنا حضرت اقدس .... کے پہلے جانشین حضرت مولانا الحاج حکیم نور الدین نور اللہ مرقدہٗ اس دنیائے فانی سے اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ گئے آپ کی شخصیت جماعت احمدیہ کے لئے بڑی برکات کا باعث رہی۔ آپ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کو سب سے پہلے بلا کسی دلیل کے صفتِ صدیقیت پر عمل کرتے ہوئے قبول فرمایا اور یہ اطاعت امیر اسقدر ترقی کرتی چلی گئی کہ حضرت اقدس آپکے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

" وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں اور ..... جب کبھی وہ کتاب اللہ کی تاویل کی طرف توجہ کرتا ہے تو اسرار کے منبعے کھولتا ہے اور لطائف کے چشمے بہاتا ہے اور عجیب و غریب معارف ظاہر کرتا ہے جو پردوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ دقائق کے ذرات کی تدقیق کرتا ہے اور حقائق کی جڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے۔ عقلمند اس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اعجاز اور عجیب تاثیر کی وجہ سے تسلیم کے ساتھ اس کی طرف گردنوں کو لمبا کرتے ہیں وہ حق کو سونے کے ڈلے کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑھ سے اکھیڑ دیتا ہے .... اور سب حمد اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے مجھ کو یہ دوست ایسے وقت میں بخشا جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی سو مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی عمر و صحت و ثروت میں برکت دے۔ خدا تعالیٰ کی قسم مَیں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں اور قرآن شریف کے اسرار کھولنے میں اور اس کے کلام اور مفہوم کے سمجھنے میں اس کو سابقین میں سے پاتا ہوں اور مَیں اس کے علم اور حلم کو دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون سا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے۔ وہ دین متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اے رب تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور دشمنوں کے شر سے اسکو محفوظ رکھ اور جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ساتھ ہو اور دنیا و آخرت میں اس پر رحم کر اے ارحم الراحمین آمین ثم آمین تمام تعریف اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اللہ تعالیٰ کے لئے ہے وہی دنیا و آخرت میں میرا والی ہے اسی کے کلام نے مجھے بلوایا اور اسی کے ہاتھ نے مجھے ہلایا سو مَیں نے یہ مسودہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اشارے اور القا سے لکھا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وہی قادر ہے زمین و آسمان میں۔ اے رب جو مَیں نے لکھا ہے محض تیری قوت و طاقت اور تیرے الہام کے اشارے سے لکھا ہے پس تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے اے رب العالمین " (ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸۵ تا ۵۸۹)

پھر فرماتے ہیں۔

" مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے۔ اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنیوالا اور کمال اخلاص سے۔ اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا " (ترجمہ از حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۶)

آپ نے بھی انصار دین میں وہ نام اور مقام پیدا کیا کہ حضرت اقدس نے اس امر کی خواہش کی کہ کاش اس امت مرحومہ کا ہر فرد نور الدین کا مقام حاصل کر لیتا چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں

" چے خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے "

(نشان آسمانی صفحہ ۴۶)

تحریک علیگڑھ کے بانی سر سید احمد خانصاحب اپنے ۸ مارچ ۱۸۹۷ء کے ایک خط میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں

" آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جاہل پڑھ کر جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے مگر جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی بننے لگتا ہے پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے؟ سر دست مَیں کچھ نہیں کہہ سکتا افسوس کہ سوال آخر کو آپ نے لاجواب چھوڑا۔ مگر ان بزرگوں کا دیکھنے والا ہوں جو وحدت شہود کے مستقر اور وحدت وجود میں ساکت تھے اس لئے اس کا جواب اپنے مذاق کے موافق عرض کرتا ہوں کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نور الدین ہو جاتا ہے"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۳۴ء)

ایک مقدمے میں جب آپ گواہی کیلئے پیش ہوئے تو صاحب عدالت افسر کرنل ڈگلس ڈپٹی کمشنر نے آپ کے متعلق کہا۔

" خدا کی قسم اگر یہ شخص کہے کہ مَیں مسیح موعود ہوں تو مَیں پہلا شخص ہوں جو اس پر پورا پورا غور کرنے کیلئے تیار ہوں گا۔"

(از حیات احمد عہد جدید جلد دوم صفحہ ۵۹۸)

پاک و ہند کے مشہور صحافی اور ناول نگار ایم اسلم مارچ ۱۹۱۳ء میں قادیان تشریف لے گئے تھے وہ آپ کے عشق قرآن کے متعلق اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں۔

" مولوی نور الدین صاحب نے جو بوجہ مرزا صاحب کے خلیفہ ہونیکے اس وقت احمدی جماعت کے مسلمہ پیشوا ہیں جہاں تک مَیں نے دو دن ان کی مجالس وعظ و درس قرآن شریف میں رہ کر ان کے کام کے متعلق غور کیا ہے مجھے وہ نہایت پاکیزہ اور محض خالصتاً اللہ کے اصول پر نظر آیا کیونکہ مولوی صاحب طرزِ عمل قطعاً ریا و منافقت سے پاک ہے اور ان کے آئینہ دل میں صداقت اسلام کا ایک ایسا زبردست جوش ہے جو معرفت توحید کے شفاف چشمے کی وضع میں قرآن مجید کی آیتوں کی تفسیر کے ذریعے ان کے بے ریا سینے سے اُبل اُبل کر تشنگانِ معرفتِ توحید کو فیض یاب کر رہا ہے اگر حقیقی اسلام قرآن مجید ہے تو قرآن مجید کی صادقانہ محبت جیسی کہ مولوی صاحب موصوف میں مَیں نے دیکھی ہے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی یہ نہیں کہ وہ تقلیداً ایسا کرنے پر مجبور ہے نہیں بلکہ وہ ایک زبردست فیلسوف انسان ہے اور نہایت ہی زبردست فلسفیانہ تفسیر قرآن مجید کی مَیں نے ان سے درسِ قرآن مجید کے موقعہ پر سنی ہے غالباً دنیا میں چند آدمی ایسا کرنے کی اہلیت اس وقت رکھتے ہوں گے۔ مجھے زیادہ تر حیرت اس بات کی ہوئی کہ ایک اسی سالہ بوڑھا آدمی صبح سویرے سے لے کر شام تک جس طرح لگاتار سارا دن کام کرتا رہتا ہے وہ متحدہ طور پر آجکل کے تندرست و قوی ہیکل دو تین نوجوانوں سے بھی ہونا مشکل ہے۔ مَیں کام کرنے کے متعلق مولوی صاحب کو غیر معمولی طاقت کا انسان تو نہیں سمجھتا لیکن اپنے فرائض کی ادائیگی میں اسے خیر القرون کے قدسی صفت صحابہ کا پورا ہیرو کہنے میں اگر منافقت کروں تو یقیناً مَیں صداقت کا خون کرنے والا ہو جاؤں مولوی صاحب کی تمام حرکات و سکنات میں صحابہ علیہم السلام کی سادگی اور بے تکلفی کی شان پائی جاتی ہے اس نے نہ اپنے لئے کوئی تمیزی نشان مجلس میں قائم کر رکھا ہے نہ کسی امیر و غریب کے لئے اور نہ تسلیم یا کورنش جیسی پیر پرستی کی لعنت کو وہاں جگہ دی گئی ہے۔"

(بدر ۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء صفحہ ۶)

حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کی وفات پر جہاں جماعت احمدیہ کے اخبارات و رسائل نے آپ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا وہاں دیگر مسلم اخبارات اور رسائل نے اس عالم باکمال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا چنانچہ کشمیری میگزین نے لکھا۔

" نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حکیم حافظ مولوی نور الدین صاحب جو ..... بلحاظ علم و فضل مسلمانوں کے مایہ ناز اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایہ افتخار تھے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد ۱۳ مارچ کو بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے ہیں۔ مولوی نور الدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود انکے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نور الدین جیسا قابل فرزند ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا " (کشمیری میگزین ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار بھارت نے لکھا

" آپ درویش منش اور منکسر المزاج خلیق اور ملنسار تھے۔ عالم باکمال اور طبیب بے مثال تھے مذہب کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ ایام علالت میں بھی قرآن شریف کے ترجمے میں گہری دلچسپی لیتے رہے۔"

(بھارت ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

دنیائے صحافت کے ایک روشن ستارہ اور ہندوستان کے مشہور اخبار وکیل نے لکھا۔

" مرحوم فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رکن اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جانشین تھے آپ کے علم و فضل کا ہر شخص معترف تھا اور ان کے حلم اور بردباری کا عام شہرہ تھا ان کی روحانی عظمت و تقدس کے خود مرزا صاحب بھی قائل تھے "

(وکیل ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار وطن نے یوں تحریر کیا۔

" مولوی صاحب کیا بلحاظ طبابت و حذاقت اور کیا بلحاظ سیاحت علم و فضیلت و علمیت ایک برگزیدہ بزرگوار تھے علم سے ان کو عشق تھا اور قلمی کتب کا خاص شوق۔ ان کا پیدائشی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور تھا مگر عمر کا بڑا حصہ باہر گذارا اور آخری حصہ قادیان"

(وطن ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار زمیندار نے ان الفاظ میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔

" آج ہندوستانی برقی خبروں میں یہ خبر عام مسلمانوں اور بالخصوص احمدی دوستوں میں نہایت رنج و افسوس سے پڑھی جائے گی کہ مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ایک زبردست عالم اور جید فاضل تھے ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو کئی ہفتے مسلسل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علالت کے بعد دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مولوی حکیم نورالدین ..... مرزا غلام احمد مغفور کے جانشین کہلاتے تھے اس لئے احمدی حضرات کو ان کی وفات سے ایسا شدید صدمہ ہوگا جو انہیں مدت مدید تک بے قرار رکھے گا ۔ اگر مذہبی عقائد سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نورالدین کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہیئے ۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کیا کرتا ہے ۔ الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ایسے ہی باکمال تھے افسوس ہے آج ایک زبردست عالم ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گیا ہمیں اس حادثہ الم افزا میں اپنے احمدی دوستوں سے جن کے سر پر غم والم کا پہاڑ ٹوٹ گرا ہے دلی ہمدردی ہے ہماری دعا ہے کہ ارحم الراحمین مولوی حکیم نورالدین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے عقیدتمندوں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔" (زمیندار ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ)

اخبار مسافر آگرہ لکھتا ہے ۔

" گو اصولاً ہمارے اور ان کے خیالات میں اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ قطب جنوبی و قطب شمالی کے درمیان ہے لیکن پھر بھی یہ کہنا دیانت کا خون کرنا ہوگا کہ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار و نیک آدمی تھے علاوہ ازیں ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں اشاعت اسلام کا بڑا درد اور قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سرانجام دیتے رہے " (مسافر آگرہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار آفتاب نے یوں لکھا

احمدی جماعت کے ..... مولوی حکیم نورالدین نے جو ایک متبحر عالم اور جید فاضل تھے کئی مہینے کی مسلسل علالت کے بعد جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک پونے دو بجے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا انا للہ وانا الیہ راجعون ہمیں اپنے احمدی دوستوں سے اس قومی و مذہبی صدمہ میں دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں صبر عطا فرمادے "

(آفتاب ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

میونسپل گزٹ لکھتا ہے

" مرحوم جیسا کہ زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم اور زہد و اتقا کے لحاظ سے مرزائی جماعت کیلئے واقعی ایک پاکباز ستودہ صفات خلیفہ تھے لیکن اگر ان کے مرزائیانہ مذہبی عقائد کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو بھی وہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عالم متبحر و جید فاضل تھے کلام اللہ سے جو آپ کو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالموں کو ہوگا اور جس طرح آپ نے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر صرف قرآن مجید کے حقائق و معارف آشکار فرمانے میں گزارا بہت کم عالم اپنے حلقہ میں ایسا کرتے ہوئے پائے جائیں گے ۔ حکمت میں آپ کو خاص دستگاہ تھی ۔ اسلام کے متعلق آپ نے نہایت تحقیق و تدقیق سے کئی کتابیں لکھیں اور معترضین کو دندان شکن جواب دیئے ۔ بہرحال آپ کی وفات مرزائی جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم اور عام طور پر اہل اسلام کیلئے بھی کچھ کم افسوسناک نہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین "

(میونسپل گزٹ ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار مشرق رقمطراز ہے ۔

" احمدی سلسلہ میں ..... اور عام طور پر مسلمانوں میں اپنے تبحر علمی اور زہد و اتقا کی خوبیوں سے نہایت محترم اور اسلام کے محاسن اور ان کی اشاعت میں کوشاں تھے ان کی زندگی میں ہزارہا ایسے موقعے آئے کہ ان کی آزمائش ہوئی اور انہوں نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا ۔ اللہ تعالیٰ نے جو فضل و کرم اور ثمرہ اعتماد و صبر انہیں بخشا تھا اس کی تفصیل سوانحعمری میں پائی جاتی ہے جس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے خدا پرست اور پکے موحد تھے اور ان کی زندگی اسلام کے پاک نمونہ پر بسر ہوئی وہ صرف پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا " (مشرق ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

رسالہ البلاغ لکھتا ہے ۔

" الوداع اے نورالدین

مجھے افسوس ہے کہ تحریک احمدیہ کے کاروان سالار و حقائق معنوی کے نباض حکیم نورالدین کی قلمی تعزیت میں سب سے پیچھے ہوں ۔ ایک ایسی شخصیت جو وسعت علمی کے ساتھ زہد و تورع کے عملی مظاہرہ کا گنجینہ تھی اب ہم میں نہیں ہے ۔ معارف دینیہ اور دقائق طبیہ کے ساتھ ایک پر وسعت مطالعہ کے امتزاج نے جو صحف آسمانی سے لیکر عام انسانوں پر محیط تھا ۔ نورالدین کو ایک ایسی اوج نظر پر فائز کر دیا تھا جہاں نوع انسانی کے جذبات کا طلسم سر آشکار ہو جاتا ہے یہی باعث تھا کہ اس کے معانی پرور تکلم کا ایک ہلکا سا موج کسی مخالف کی فسوں پرور بلند آہنگیوں پر ایک مہر سکوت بن جاتا تھا اس کی تمام آب و گل جوشش دینی اور وسعت علمی ایک پر مذمت مجموعہ تھی ۔ اور اس کی جہاں پیما تار نظر ایک پر جذب کمند حکمت تھی ۔ اس کے حکیمانہ تجسس نے کمال تورع کے ساتھ مل کر لطائف سپہری کی آغوش اس کیلئے کھول دی تھی اور حکمت ازل کی کارسازیوں پر اس کا اعتماد سطح علمیت پر فائز ہو گیا تھا ۔ اس کی آخری زندگی کا بیشتر حصہ تحریک احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہا اور اس کے لیل و نہار اسی جہد دینی کے پر مشقت مظاہر میں وقف ہوئے ہیں بے شبہ جس پر خلوص ایثار اور شیفتہ پیوستگی کے ساتھ اس نے اپنے ہادی کا ساتھ دیا اس کی نظیر قدمائے اسلام کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی ۔ مسیحا گردوں نشین ذات سے شائبہ مرگ کی وابستگی اور مہدی وعیسیٰ کے خصائص کا ایک ذات میں اجتماع ہندی ارباب اسلام کے لئے اشوب شوریدگی اور احتجاج کا ایک تلخ پیام تھا اور جس پر خروش شدت کے ساتھ اہل اسلام کی جانب سے اس پر غرابت نکتہ آفرینی کا تخالف ہوا وہ ایک آتش آفرین ادائے رعد کی طرح تھا لیکن نورالدین کا پیمان عقیدت ہجوم مخالفت کی طوفان انگیزیوں کے باوجود بہ پیوستگی استوار تھا اور وہ ایک کوہ گراں کی طرح برق جہندہ اور ابر فروشندہ کے سامنے یکساں پائے ثبات پر قائم تھا ۔ اس کی پر خلوص استقامت سے بعید تھا کہ وہ پایان عمر تک اس سنگ آستاں سے جدا ہو جہاں اس کی پر محنت کاوشوں کو بالین آسائش ملی تھی ۔ اگرچہ میں اپنے ادراک کو تحریک احمدیہ کی بعض نکتہ آفرینیوں کا ہم وفاق نہ دیکھتا لیکن اس پر گداز شورش روحانی پر محو حیرت ہوں جس کے پر تپش غلغلے میرے متحجر جذبات کو گریہ محبت سے آشنا کر گئے ۔

نورالدین کی ذات گرامی ہماری مادی نگاہوں میں مستور ہے لیکن مساحت گیتی پر اس کے نقش پا بدستور ثبت ہیں اور منزل استقامت کی جانب ہماری راہبری کر رہے ہیں ۔ لطف ازل اس کی خاک پر عنبر بار ہو "

(رسالہ البلاغ ماہ جولائی ۱۹۱۴ء از مالیر کوٹلہ)

ع ۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

موصیان کرام توجہ فرمائیں !

اگر کوئی موصی چندہ وصیت کے واجب ہونے کے ۶ ماہ بعد تک اس کی ادائیگی نہیں کرتا تو حسب قواعد اس کی وصیت قابل منسوخی ہوتی ہے ۔

جو موصی ناگزیر مشکلات میں ایسے چھ ماہ ختم ہونے سے پیشتر کچھ مہلت طلب کرتے ہیں ۔ ان کے لیے مرکز کی طرف سے کچھ مہلت منظور ہو سکتی ہے ۔ تاہم ناگہانی آفات و مصائب وارد ہونے کی صورت میں اگر کوئی موصی یہ سمجھیں کہ وہ لمبے عرصہ تک اپنا بقایا حصہ آمد یا ماہانہ حصہ آمد ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ان کے لیے بہتر اقدام یہ ہوگا کہ وہ زیر قاعدہ ۴۱ خود درخواست دیکر (عارضی طور پر) اپنی وصیت منسوخ کروالیں ۔ بحالی وصیت کے سلسلہ میں ان کے لیے عرصہ منسوخی وصیت میں صرف چندہ عام (جو ایک سچے احمدی کی کم سے کم قربانی ہے) دیتے رہنا ضروری ہوتا ہے اور بحالی کے وقت ان سے اس عرصہ کا حصہ آمد پورا نہیں کروایا جاتا ۔

ہاں ایسے احباب کو اگر ان کی نیت حالات درست ہونے پر وصیت بحال کروانے کی ہو اپنی وصیت جلد بحال کروالینی چاہیئے ۔ کیونکہ موصیان کرام کا گروہ وہ ہے جسے دوسرے احمدیوں سے اپنی قربانی میں نمایاں اور ممتاز ہونا چاہیئے ۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

سیر

" مستورات کا ذکر چل پڑا ۔ ان کے متعلق احمدی احباب میں سے ایک سربرآوردہ ممبر کا ذکر سنایا کہ ان کے مزاج میں اوّل سختی تھی ۔ عورتوں کو ایسا رکھا کرتے تھے جیسے زندان میں رکھا کرتے ہیں اور ذرا وہ نیچے اترتیں تو ان کو مارا کرتے ۔ لیکن شریعت میں حکم ہے عاشروھن بالمعروف نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقویٰ کے لئے دعا کرنی چاہیئے ۔ قصاب کی طرح برتاؤ نہ کرے کیونکہ جب تک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہو سکتا ۔ مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ عورتوں کو پھراتے ہیں ۔ اصل میں بات یہ ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسی بیماری ہے کہ جس کا علاج پھرانا ہے ۔ جب ان کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے ۔ تو بدیں خیال کے گناہ نہ ہو کہا کرتا ہوں کہ چلو پھرا لاؤں اور بھی عورتیں ہمراہ ہوتی ہیں ۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۴۸)

تبلیغ و اشاعت احمدیت اور تحریک جدید

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ساری دنیا میں تبلیغ و اشاعت احمدیت کا کام حضور ایدہ اللہ کی راہنمائی و نگرانی میں تحریک جدید کے نظام کے تحت بفضل اللہ تعالیٰ ہو رہا ہے اور حضور ایدہ اللہ کے بیرونی ممالک کے دوروں سے اس پروگرام میں خاصی تیزی پیدا ہو چکی ہے ۔ بفضل اللہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا ہو رہے ہیں ۔ مساجد کا قیام ۔ مشن ہاؤسز کی تعمیر اور مالی قربانیوں میں خدا تعالیٰ اپنا فضل فرما رہا ہے ۔

تمام خدام و مجالس تحریک جدید کے دفتر سوم میں شامل ہو کر تبلیغ و اشاعت احمدیت کے اس روحانی پروگرام میں حصہ لے سکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ جاپان کا دوسرا سالانہ اجلاس

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جاپان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جاپان کا دوسرا سالانہ اجلاس یکم جنوری ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ مشن ہاؤس ٹوکیو میں منعقد ہوا جس میں احمدی دوستوں نے بڑے جذبہ اور خلوص سے شرکت کی اور اپنے اپنے رنگ میں بھرپور استفادہ کیا۔

مشن ہاؤس میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ٹھیک دو بجے خاکسار کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم شاہد رضوان خان صاحب نے کی۔ یہ سالانہ اجلاس اس مبارک سلسلہ کا دوسرا اجلاس تھا جس کی ابتدا گزشتہ سال کی گئی تھی۔ حسب سابق اجلاس کے دو حصے تھے۔ پہلے حصہ کی ساری کارروائی جاپانی زبان میں ہوئی۔ خاکسار کے ابتدائی تعارفی کلمات کے بعد مکرم منفور احمد صاحب منیب مکرم محمد اویس کوبیاشی صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب قرآن مجید۔ جاپانیوں کو اسلام سے متعارف کرانے کا میرا ذاتی طریق اور محاسن اسلام کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد قریباً بیس منٹ تک سب احباب جماعت نے جاپانی زبان میں اس موضوع پر باہم تبادلہ خیالات کیا کہ جاپان میں دین متین کو متعارف کرنے کے سلسلہ میں ہم کس کس رنگ میں مؤثر کام کر سکتے ہیں۔ پروگرام کا یہ حصہ آراء کے تنوع کی وجہ سے بہت مفید اور دلچسپ تھا۔ نیز احباب جماعت کے نیک اور پاکیزہ عزائم کا آئینہ دار تھا۔

چائے کے مختصر وقفہ کے بعد پروگرام کا دوسرا حصہ اردو زبان میں ساڑھے تین بجے شروع ہوا۔ مکرم مبشر احمد صاحب زاہد نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم محمد اسلم صاحب نیر، مکرم مبشر احمد صاحب زاہد اور مکرم منفور احمد صاحب منیب (مبلغ سلسلہ) نے علی الترتیب نماز کی اہمیت، برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں اور محاسبہ نفس کے موضوعات پر عمدہ تقاریر کیں۔ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب ناصر اور مکرم شیخ پرویز احمد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مقدس تحریرات اور ملفوظات سے درس دیا۔ مکرم شاہد رضوان خان صاحب، مکرم منفور احمد صاحب منیب، مکرم محمد اسلم صاحب نیر، مکرم مبشر احمد صاحب زاہد اور مکرم جاوید اختر صاحب نے دوران اجلاس مختلف پاکیزہ نظمیں سنائیں۔ اجلاس کے دوران مکرم منیب صاحب نے بحیثیت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جاپان احباب جماعت کی مالی قربانیوں کا ایک خاکہ پیش کیا۔ نیز انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور برکت پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح خاکسار نے اشاعت دین متین کے سلسلہ میں کی جانے والی ان مساعی کا ایک جائزہ احباب جماعت کے سامنے پیش کیا۔ جن کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان کو گزشتہ سال ۱۹۸۱ء کے دوران توفیق ملی۔ اسی طرح نئے سال کے لئے تجویز کردہ اہم پروگراموں سے بھی احباب جماعت کو متعارف کرایا۔

اجلاس کے آخر میں خاکسار نے اختتامی تقریر کی اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے اور دین حنیف کی سربلندی کے سلسلہ میں عائد ہونے والی ساری ذمہ داریوں کو پورے تعہد اور اہتمام سے ادا کرنے پر زور دیا۔ آخر میں سب احباب نے اجتماعی دعا میں شرکت کی اور اس طرح ہمارا یہ دوسرا سالانہ اجلاس کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جاپان میں اس وقت ہماری مختصر سی جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ و تربیت کے میدانوں میں اپنی بساط کے مطابق کام کر رہی ہے۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی بابرکت غرض سے بعض دوست پاکستان گئے ہوئے تھے اور بعض دوست مصروفیات کی وجہ سے سالانہ اجلاس میں شرکت نہ کر سکے ان وجوہ سے اگرچہ یہ ایک مختصر سا اجتماع تھا لیکن جذبہ و تاثیر کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کے عظیم روحانی اور ایمان افروز اجتماعات کی ایک جھلک اپنے اندر رکھتا تھا۔ اجلاس ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اپنے دلوں میں ایک روحانی تازگی حرارت اور بیداری محسوس کر رہے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ بڑھاتا رہے۔ اور استقامت کے ساتھ اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق دے تاہم سب کا انجام بخیر ہو آمین

ایپے لیگوس سٹیٹ میں جلسۂ عام کا اہتمام

رپورٹ مکرم نصیر احمد صاحب خالد وائس پرنسپل احمدیہ ہائی سکول آگوایوائی نائیجیریا

۱۷ جنوری ۱۹۸۲ء اتوار کے روز ایپے (EPE) لیگوس سٹیٹ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے اجیبو (Ojelabo) سرکٹ کے تحت اس عظیم الشان جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کا وقت ۲ بجے بعد از دوپہر کورٹ ہال ایپے (EPE) میں مقرر تھا مگر چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر یہ پروگرام ۳ بجے سے پہلے شروع نہ ہو سکا۔ کورٹ ہال مردوں۔ عورتوں اور بچوں سے بھرا ہوا تھا۔ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی۔

جلسہ کی صدارت یہاں کے نامور یوروبا مقرر جناب اے آر اے اولووا آف لیگوس سٹیٹ نے کی۔ پروگرام کی ابتداء تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ جو محترمی الحاج علی لوکل مشنری اجیبو سرکٹ نے کی۔

تلاوت کلام پاک کے بعد محترم آر۔ او سلاد سیکرٹری ایپے مشن نے جناب چیئرمین اور مہمانان کرام کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا جس میں انہوں نے معزز چیئرمین اور چند دوسرے احباب کا مختصر تعارف حاضرین سے کروایا۔ اس کے بعد ہمارے ایک ذہین نائیجیرین طفل عزیز نے درثمین سے حضرت اقدس کا کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" نظم پیش کی (یہ امر یہاں پر دلچسپی کا باعث ہے کہ عزیزم اردو زبان سے واقف نہیں ہے اور دو سال قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نائیجیریا آمد پر یہی نظم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو سنا چکا ہے جس پر حضور نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک پونڈ انعام بھی دیا تھا۔)

مکرمی صفی الرحمٰن صاحب خورشید انچارج اجیبو سرکٹ نے جلسہ کا باقاعدہ آغاز اپنی افتتاحی تقریر سے کیا جس میں انہوں نے جلسہ کی غرض و غایت پر ایک پُر معنی خطاب فرمایا۔ انہوں نے عید میلاد النبیؐ اور کرسمس کی تقریبات میں فرق واضح کیا۔ اور اس مبارک موقعہ کو اسلامی طرز پر منانے پر زور دیا۔

جناب چیئرمین نے اپنی یوروبا تقریر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک روح پرور خطاب فرمایا اور قرآن و حدیث اور حضرت اقدس کی تحریرات کی روشنی میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ آپ نے حضرت اقدس کے عربی قصیدہ کو اپنی تقریر میں مرکزی اہمیت دی۔ اور ان کی تقریر کے دوران حاضرین نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔

جناب چیئرمین کے خطاب کے بعد ایک پاکستانی طفل عامر رشید نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بچپن کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ حاضرین نے عزیزم کے حوصلہ اور جرات کی داد دی۔ اطفال کی طرح ناصرات بھی شانہ بشانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے حاضر تھیں۔ عزیزم عامر رشید کی تقریر کے بعد ایپے (EPE) مشن کی ناصرات نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ہدیہ عقیدت ایک یوروبا نعت کی صورت میں پیش کیا۔ حاضرین نے بچیوں کی خوش الحانی کو سراہا۔

نعت رسولؐ کے اختتام پر کالج آف ایجوکیشن اجیبوڈے سے اجیبوڈے مشن کے ایک مخلص احمدی دوست جناب احمد نے "غرض بعثت" پر ایک تفصیلی تقریر کی جس کا ساتھ ساتھ یوروبا ترجمہ کیا جاتا رہا۔

جلسہ کے آخری دور میں خاکسار کی باری تھی۔ خاکسار نے رسول پاکؐ کی حیثیت بائیبل کی نظر میں کے موضوع پر بائیبل سے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے ایک مختصر تقریر کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد ہمارے ہونہار نائیجیرین طفل عزیز نے رسول اللہؐ کا اسوۂ حسنہ کے موضوع پر یوروبا میں تقریر کی۔

جلسہ کے اختتام پر جناب سیکرٹری صاحب اجیبو سرکٹ نے تمام تقاریر کا مختصر خلاصہ پیش کرتے ہوئے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جناب الحاجی اجیبو صاحب چیئرمین سرکٹ کی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

(منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ دارالقضاء

مکرم نصیر محمد خان صاحب معرفت النصر خلیل صاحب دفتر آڈٹ تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۲/۴ واقع محلہ دارالصدر ربوہ رقبہ دو کنال مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) عزیزہ شریفہ صاحبہ بیوہ (۲) ڈاکٹر خیر محمد خان صاحب (۳) شیر محمد خان صاحب (۴) اشرف محمد خان صاحب (۵) افضل محمد خان صاحب (۶) امجد محمد خان صاحب (۷) ڈاکٹر اقبال محمد خان صاحب (۸) نصرت محمد خان صاحبہ (۹) بشریٰ محمد خان صاحبہ (۱۰) عزیز محمد خان صاحب (۱۱) مثنیٰ محمد خان صاحبہ

مستدعی ہے کہ قطعہ مذکورہ ہم تمام وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سالانہ مرکزی امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ امتحان ۷ مئی بروز جمعہ ہوگا۔ تمام سیکرٹریانِ ناصرات لائحہ عمل کے مطابق تینوں معیاروں کی تیاری کروائیں اور یکم اپریل تک دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں کہ انھیں ہر معیار کے کتنے پرچے چاہئیں تاکہ اتنے پرچے چھپوائے جائیں۔ واضح ہو کہ پرچے مرکز سے مناسب وقت پر ہی بھیجے جائیں گے

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈی کلرک کی ضرورت

دفتر ماہنامہ مصباح کے لئے ایک لیڈی کلرک کی ضرورت ہے جس کی تعلیم کم از کم بی اے تک ہو۔ درخواستیں جلد سے جلد صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام بھجوائی جائیں۔ (منیجر ماہنامہ مصباح)

اصلاح وارشاد کا کامیاب پروگرام

مورخہ ۵ فروری ۸۲ء مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) موضع ٹھٹھہ شیرے کا نزد چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ تشریف لائے۔ قرب وجوار کی جماعتوں کو آپ کی آمد کے پروگرام کے متعلق ایک ہفتہ قبل آگاہ کر دیا گیا تھا۔ اس لئے جھنگ صدر۔ چاہ کوردوالہ۔ لڈیانہ اور ٹھٹھہ سندرانہ سے اچھی خاصی تعداد میں احباب جماعت تشریف لائے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!

خطبہ جمعہ کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم نائب ناظر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے نہایت مؤثر رنگ میں احباب جماعت کو حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا طریق اختیار کیا جائے کہ دس پندرہ صفحات روزانہ باقاعدگی سے پڑھتے ہوئے ساری کتب کا مطالعہ ہو جائے۔ آپ نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی ضرورت اور اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔

رات کو سلائیڈز دکھانے کا پروگرام ہوا جس کے لئے جنریٹر کا انتظام کیا گیا تھا (کیونکہ اس جگہ بجلی نہیں ہے) ایک پرائیویٹ احاطہ میں رات ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے رات تک مکرم شاہ صاحب موصوف نے سلائیڈز کے ذریعہ مسلمانوں کے متبرک مقامات دکھانے کے بعد بیرونِ ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کو تفصیل سے پیش کیا۔ دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مقامی جماعت کے افراد کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ پروگرام بہت ہی کامیاب رہا۔ اس چھوٹے سے گاؤں کے ۲۵۰ غیر از جماعت مرد وزن نے یہ پروگرام بڑے سکون اور دلچسپی سے دیکھا۔ صدر جماعت احمدیہ ٹھٹھہ شیرے کا مکرم مہر شمس الدین صاحب کی خصوصی دعوت پر مکرم میاں محمود احمد صاحب بشیر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ، مکرم چوہدری شمیم پرویز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ اپنے متعدد عہدیداروں کے ساتھ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو ہر طرح خیر وبرکت کا موجب بنائے۔

(محمد اشرف ممتاز۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم جھنگ صدر)

اعلان

خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ اپنے فارغ وقت میں کوئی ہنر سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں شعبہ کی طرف سے بھی انتظام موجود ہے۔

مہتمم صنعت وتجارت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ساہیوال شہر میں تربیتی کلاس کا انعقاد

بتاریخ ۲۹ جنوری بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ ساہیوال شہر کی ایک روزہ تربیتی کلاس مسجد احمدیہ ساہیوال شہر میں منعقد ہوئی۔ نماز تہجد کے لئے تمام خدام کو بیدار کیا گیا۔ ۴½ بجے نماز تہجد مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھائی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے اور غلبہ دین الحق کے لئے پرسوز دعائیں کیں۔ اس کے بعد ملفوظاتِ حضرت اقدس کا درس ہوا اور صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں روحانی پروگرام پر عمل کرتے ہوئے تمام خدام نے ذکرِ الٰہی میں حصہ لیا۔ پھر نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے قرآن مجید اور احادیث کا درس دیا اور اپنے درس میں عاجزی اختیار کرنے۔ کبر وغرور سے بچنے اور بدظنی اور غیبت سے اجتناب کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد ناشتہ کے لئے وقفہ ہوا اور تمام خدام نے چائے اور ماحضر تناول کیا۔ بعد ازاں خدام کا باقاعدہ اجلاس زیر صدارت مکرم مجید احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ساہیوال شہر منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم قائد صاحب نے خدام کا عہد دوہرایا۔ اس کے بعد مکرم نعیم اللہ صاحب نے غلبۂ اسلام اور احمدیت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم عبدالحلیم صاحب شاہد نے تقریر کی اور تربیت نفس اور اسلام واحمدیت کی اشاعت کے لئے جانی اور مالی ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نے "لیکچر سیالکوٹ" کا خلاصہ بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم میاں محمد عمر صاحب نے خدام کو اپنی نصائح سے نوازا اور فرمایا کہ خدام زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہوئے احمدیت کی تعلیم کا بہترین نمونہ پیش کریں۔ اس کے بعد مکرم قائد صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

خدام کے اجلاس میں انصار اور اطفال صاحبان نے بھی شرکت کی اور پروگرام سے سب نے بہت فائدہ حاصل کیا۔ آخر پر مکرم مربی صاحب نے دعا کرائی اور یہ روح پرور یک روزہ تربیتی کلاس اختتام کو پہنچی۔ (عبدالشکور شاہد۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ساہیوال)

مطالعہ کتب برائے لجنات

دوران سال مندرجہ ذیل کتب خاص طور پر اجلاسوں میں بھی اور انفرادی طور پر بھی پڑھی جائیں۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹ میں اس کی رپورٹ دی جائے۔

لیکچر سیالکوٹ، سبز اشتہار۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ مغرب ۱۹۸۰ء، اخبار الفضل۔ نیز انڈکس تفسیر صغیر صفحہ ۱۰۱۱ میں بیان کئے گئے درج ذیل اخلاق کو اجلاسوں میں قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں بیان کیا جائے۔

صداقت، شکر، عفو، صبر، عدل واحسان، ایفائے عہد، مہمان نوازی، پاکدامنی، غض بصر، تعاون باہمی۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ لجنہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے "اہم ارشاد" کے بارہ میں کہ اپنے بچوں سے ان کے سالانہ نتائج کے بارہ میں خطوط لکھوائے جائیں۔ صدر لجنہ اس امر کی رپورٹ دیں کہ اس سلسلہ میں انھوں نے کتنی کوشش کی ہے۔ دوران سال مسئلہ خاتم النبیین اجلاسوں میں ممبرات کو آسان الفاظ میں ذہن نشین کروایا جائے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتابوں سے اس مسئلہ کے بارے میں وضاحت کے علاوہ مقامی مربی صاحب سے بھی استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قائد صاحب خدام الاحمدیہ!

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے اطفال الاحمدیہ کو جماعت کی تیسری دیوار اور ان کی تربیت کو ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے۔

اطفال کی اعلیٰ تربیت کے لیے فوری طور پر ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر فرما کر مرکز کو آگاہ کریں۔

(یاد رہے مربی اطفال انصار اللہ سے تعلق رکھتے ہوں۔)

خدا آپ کے ساتھ ہو۔ (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۴۶

میں سلیمہ بیگم زوجہ ملک محمد احمد صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۸/۵ ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۷-۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے

۲- سلائی مشین سلیقہ پرانی مالیتی ۴۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ سو روپے ماہوار بصورت خرچ نان و نفقہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سلیمہ بیگم زوجہ ملک محمد احمد صاحب ۱۲۸/۵ ماڈل ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد:- الحاج محمد شفیع ہاشمی وصیت ۱۷۵۶۱ کراچی ۳۷۔

گواہ شد:- چوہدری محمد اقبال منہاس صدر جماعت احمدیہ ماڈل کالونی کراچی وصیت ۲۳۴۷۸

مسل نمبر ۲۴۹۴۷

میں گوہر سلطانہ زوجہ فضل الرحمٰن صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن پاڑاچنار ضلع کرم ایجنسی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱۲-۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- لاکٹ طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے

۲- انگوٹھی طلائی ۲ عدد ۸ ماشے مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

۳- زیورات طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی ۱۶۰۰۰/- "

۴- سلائی مشین سنگر مالیتی ۸۰۰/- روپے

۵- سلائی مشین زگ زیگ ۵۰۰۰/- روپے

۶- حق مہر ۵۰۰۰/-

اس وقت مجھے مبلغ پچاس (۵۰) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- گوہر سلطانہ زوجہ فضل الرحمٰن صاحب پاڑاچنار ضلع کرم ایجنسی۔

گواہ شد:- فضل الرحمٰن خاوند موصیہ وصیت ۱۲۴۱۴

گواہ شد:- چوہدری منیر احمد S D O وصیت ۱۹۲۷۵۔

مسل نمبر ۲۴۹۴۸

میں غلام فاطمہ بیوہ چوہدری برکت علی صاحب قوم جٹ بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۵۰۰/- روپے وصول شدہ۔

۲- زرعی زمین ۲ ایکڑ ایک کنال واقع چک نمبر ۵۶۵ گ ب مالیتی ۴۲،۵۰۰/- روپے ترکہ از خاوند مرحوم

۳- زیور طلائی (ڈنڈیاں + انگوٹھی) مالیتی ۱۵۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- غلام فاطمہ بیوہ چوہدری برکت علی چک نمبر ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد:- (چوہدری) حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ وصیت ۱۹۳۷۱

گواہ شد:- چوہدری محمد اسماعیل صدر جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۴۹۴۹

میں آر محمد بکری ولد R. HASYIMAR GAWINATA پیشہ پنشنر عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۴-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- طلائی گھڑی مالیتی ۳۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۲- طلائی انگوٹھی وزنی ۷ گرام مالیتی ۶۹،۳۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۳- جنریٹر سیٹ ۳۰۰ واٹ مالیتی ۶۰،۰۰۰/-

۴- دو بائیسکل مالیتی ۱۰،۰۰۰/- روپے

۵- ایک ٹائپ رائٹر مالیتی چالیس ہزار روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- آر محمد بکری۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد:- آر عبدالرحمٰن احمد انڈونیشیا

گواہ شد:- R. Adang Hamid 13-A JAKARTA انڈونیشیا۔

درخواست دعا

خاکسار کی پھوپھی زاد بہن چند دنوں سے سخت بیمار ہے احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (نذر محمد خان۔ محمود ہال لیاقت مارکیٹ نواب شاہ)

دعائے مغفرت

● میرے والد محترم چوہدری غلام باری صاحب باجوہ آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ حال ۴۷/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ مختصر سی علالت کے بعد ۱۸ فروری ۸۲ء کو بعمر ۵۸ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ (عبدالقادر باجوہ ۴۷/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ)

● میری تایازاد بہن کے شوہر محترم غلام رسول گوندل صاحب عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے بعد ۱۹ فروری بروز جمعہ شام تقریباً ۷ بجے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم کے پسماندگان میں سوگوار بیوہ کے علاوہ ۳ لڑکیاں اور ۲ لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ (اشرف یوسف دارالرحمت وسطی ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرماویں

۱- کیا آپ نے اپنی مجلس کا بجٹ اطفال مرکز میں ارسال کر دیا ہے؟

۲- کیا گزشتہ سہ ماہی کا تدریجی بجٹ وصول ہو چکا ہے؟

اگر جواب نفی میں ہے تو از راہِ کرم توجہ فرما کر کمی کو پورا کریں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا آپ؟

۱- چندہ عام

۲- حصہ آمد

۳- چندہ جلسہ سالانہ

ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلہ تقاریر

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء بروز منگل ایک آل پاکستان مقابلہ تقاریر کا اہتمام کر رہی ہے۔ جس میں تمام کالجز اور یونیورسٹیز کے احمدی طلبہ شریک ہو سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل موضوعات میں سے کسی ایک پر تقریر کرنا ہوگی۔

۱۔ میرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جوانی (۲) اسلام اور عصرِ حاضر۔
۳۔ تحریک پاکستان میں جماعت احمدیہ کا کردار۔ (۴) اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو۔
۵۔ احمدی طالب علم کی ذمہ داریاں۔

ہر تقریر کا وقت ۵ سے ۷ منٹ ہوگا۔ مقابلہ میں اوّل، دوم، اور سوم آنے والے مقررین کو انعامات دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے عہدیداران مقابلہ میں شریک ہونے والے مقررین کے ناموں سے جلد مطلع فرما دیں۔

(کریم الدین احمد۔ سیکرٹری مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی دفتر وقفِ جدید۔ ربوہ)

تربیتی کلاس میں خدام بھجوائیں!

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھائیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۲۳ شہادت ۱۳۶۱ ہش (اپریل ۸۲ء) تا ۶ ہجرت ۱۳۶۱ ہش (مئی ۸۲ء) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس بارے میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاکیدی ارشاد ہے:۔

"مرکزی تربیتی کلاس میں بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے۔"

لہٰذا جملہ قائدین خدام الاحمدیہ، امراء، صدران، مربیان اور معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر جماعت اور مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور بھجوائیں۔ میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کو خاص طور پر اس کلاس میں شامل کیا جائے۔ خدا تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔

(خاکسار۔ ملک منصور احمد عمر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایمان کی شناخت

"ایمان کی شناخت کی سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ انسان دیوانہ وار دوسروں کو بھی ایمان کے حصہ میں شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۷ء)

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ:۔ اخبار احمدیہ

۔ میری اہلیہ صاحبہ کئی روز سے بیمار ہیں جسکی وجہ سے پریشانی ہے۔ احباب سے اہلیہ محترمہ کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود انور۔ کاتب الفضل ربوہ)

۔ میرے بھائی شرف الدین صاحب اشرف اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت کئی روز سے خراب ہے بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا خلیل احمد قمر۔ وقف جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

ہمارے ایک نہایت ہی عزیز ہمشیرہ زادہ الحاج ماسٹر تاج الدین صاحب پروپرائیٹر شملہ ٹیلرنگ ہاؤس، کراچی، تین چار گھنٹے کی مختصر علالت کے بعد یکم فروری کی صبح کو تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وغفر اللہ لہ

جماعت احمدیہ کراچی نے عزیز کی تجہیز و تکفین میں قابلِ قدر حصہ لیا اور احمدیہ ہال میں بوقت عصر ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور ربوہ میں تدفین کے لئے ان کا تابوت بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ کیا۔ چند اعزہ و اقارب بھی ان کے ہمراہ ربوہ آئے اور ۲ فروری کو عشاء کے وقت مسجد مہدی کے میدان میں ان کا جنازہ خاکسار نے پڑھایا اور عزیز کا جسد خاکی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے قبرستان عام میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

عزیز کے ایک چھوٹے بھائی الحاج عبد الغفور صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لینگٹن سپا۔ (انگلستان) اور ان کے دو فرزند محمد سلیم و محمد حنیف صاحب (جو جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد ۲۸ جنوری کو انگلستان گئے تھے) ان کی وفات کی بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملنے پر ۲ فروری کو ایک بجے ربوہ پہنچ گئے اور ان کی نماز جنازہ و تدفین میں شریک ہوئے۔

عزیزم مرحوم بہت دلیر اور نڈر احمدی تھے۔ اور جماعت کے کاموں میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دو تین مرتبہ انگلستان سے بھی ہو آئے تھے اور حج بیت اللہ سے نہ صرف خود مشرف ہوئے بلکہ اپنی والدہ صاحبہ کو بھی حج کے لئے اپنے ساتھ لے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت بھی عطا فرمائی تھی۔ ۱۹۷۸ء میں لنڈن میں کسر صلیب کانفرنس منعقد ہوئی، تو حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے اس میں بھی جماعت احمدیہ کراچی کے دیگر چیدہ اصحاب کے ساتھ شامل ہوئے۔ والدین کی خاص خدمت، اقرباء کے ساتھ ہر ممکن نیکی کرنا، غریب پروری اور دوستی کا حق ادا کرنا اور انکساری ان کا خاص وصف تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

احباب سے ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کے والدین و اہل و عیال کے لئے دعائے سکینت اور مرحوم کے نیک نمونہ پر قائم رہنے کی درخواست ہے۔

(چوہدری محمد شریف سابق مبلغ بلاد عربیہ و افریقہ عربیہ)

آرکیٹکٹس و انجینئرز کی توجہ کیلئے

۱۔ کیا آپ نے اپنے کوائف دفتر وقف جدید مرکزیہ میں یا لوکل چیپٹر میں یا صدر یا امیر ضلع کو بھیج دیئے ہیں؟ اگر نہیں تو جلد سے جلد بھجوا دیں۔
۲۔ کیا آپ نے رکنیت ایسوسی ایشن کا چندہ سالانہ بھجوا دیا ہے؟ اگر نہیں تو مبلغ -/۲۵ روپے دفتر انصار اللہ مرکزیہ، دفتر وقف جدید مرکزیہ، یا لوکل چیپٹر میں فوراً بھجوا دیں۔
۳۔ اگر آپ ۱۹۸۱ء کے رکن ہیں اور اب سال ۱۹۸۲ء کا چندہ ادا کر رہے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا نہ بھولیں۔

افتخار علی قریشی
(چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز)

برائے فروخت

• ۱۰ مرلہ مکان دار العلوم غربی • ایک کنال کوٹھی مکمل دیدہ زیب برلب سڑک • ۲ کنال کا کمرشل پلاٹ ریلوے روڈ۔ نیز اس کے علاوہ مکان، دکان، اور خالی پلاٹوں کیلئے رابطہ قائم کریں

مسائل و وسائل کا سنگم
املاک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باموقع اور مناسب قیمت
دو کنال کا پلاٹ دار الصدر میں
موجود ہے
بلال اسٹیٹس فون ۵۰۸ گھر ۴۰۵

خدمت کے جذبہ کے ساتھ
ڈے اینڈ نائٹ سروس
ہمارے ہاں ہر قسم کی الیکٹرک موٹریں۔ ٹیسٹنگ مشین۔ واشنگ مشین نیز گھریلو وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ فیصل آباد میں اپنے احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت ہوگی
پروپرائیٹر:۔ میاں محمد ادریس
فون ۲۸۱۷۳
میاں الیکٹرک سروس
بالمقابل شاہ ٹیکسٹائل ملز مقبول روڈ فیصل آباد

فوری فروخت
لاہور شہر کے وسط داتا دربار کے قریب اردو بازار میں دو جڑواں فلیٹ مشتمل بر آٹھ نو کمرے جسمیں پانی بجلی اور گیس موجود ہے۔
رہائش۔ دفتر۔ سکول۔ ہسپتال اور سٹور وغیرہ کیلئے بے حد موزوں ہیں
برائے فروخت ہیں
مرزا مبارک بیگ
برلاس ڈرائی کلینرز سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی